علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

Mob: 0333-8173630

علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیپلز کالونی گوجرنوالہ
Mob: 0333-8173630

نام کتاب: علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

مصنّف: امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اشاعت: پنجم: ۲۶ جنوری ۲۰۰۶

صفحات ۴۸

تعداد ۱۱۰۰

ہدیہ ۲۰ روپے

ناشر: اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

بااہتمام: شیخ محمد سرور اویسی mob :0333-8173630

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور شبیر برادرز لاہور، قادری رضوی کیسٹ ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور۔
رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں مکتبہ فیضان اولیاء کاموں کے
کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔
مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ مسلم کتابوی لاہور مکتبہ جمال کرم لاہور۔



فہرست

۱۔ پیش لفظ	۵
۲۔ غیر مقلد وہابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں	۸
۳۔ یزید کا مختصر اور ضروری تعارف	۹
۴۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں	۱۰
۵۔ عالمِ ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان	۱۰
۶۔ حدیث نمبر۱	۱۰
۷۔ ضروری وضاحت	۱۱
۸۔ حدیث نمبر۲	۱۲
۹۔ حدیث نمبر۳	۱۳
۱۰۔ اہلِ مدینہ اور یزید	۱۴
۱۱۔ امامِ کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید	۱۶
۱۲۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں	۱۷
۱۳۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں	۱۸
۱۴۔ ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں	۱۸
۱۵۔ علی بن برہان الدین الحنبی فرماتے ہیں	۱۹
۱۶۔ ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ	۲۰

۱۷۔ حافظ ابنِ کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ ۲۱
۱۸۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی سُنّی شافعی کا عقیدہ ۲۲
۱۹۔ علامہ ذہبی کا عقیدہ ۲۳
۲۰۔ امامِ بخاری سُنّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۲۴
۲۱۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید ۲۴
۲۲۔ الوشکور سالمی محمد بن عبد السعید شعیب کشی ۲۵
۲۳۔ علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں ۲۶
۲۴۔ علامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح العقائد میں فرماتے ہیں ۲۸
۲۵۔ علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۲۹
۲۶۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۳۰
۲۷۔ اُمّتِ مسلمہ میں اختلاف ۳۳
۲۸۔ حدیث غزوہ قسطنطنیہ ۳۵
۲۹۔ خارجیوں کے استدلال کا جواب نمبر ۱ ۳۶
۳۰۔ جواب نمبر ۲ ۳۷
۳۱۔ محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید ۳۸
۳۲ اعلان ۳۹

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن بر سرِ عام دینِ اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر بر سرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہٖ گستاخانِ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بین دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جغادریوں کی گستاخیوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارے دارد۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہلِ بیتِ اطہار علی جدھم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی خداداد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ یزید کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سُود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہِ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اوراق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط

محمد اللہ دتا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی

وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہِ الْاَتْقِیَاءِ۔

امابعد! دُنیامیں دین تواور بھی ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم کا انکار کرنا ہے۔ بانیٔ اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشادگرامی ملاحظہ ہو۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَسَبْعِیْنَ	میری امت کے تہتّر گروہ ہوں گے
مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً	سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی
وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ	ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون
اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ	ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ
اَصْحَابِیْ۔ ؎	کے طریقہ پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جنتی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علیکم بسنتی" یعنی تم میری سنت کو لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت ہی تھے اور یہ ہی ایک

؎ مشکوٰۃ شریف صہ۳۰ سطر۱۶ مطبوعہ اصح مطابع کراچی

مذہب حق ہے باقی سب نو پید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَتِيقِیّ وَ عَلِیّ بْنِ الْمُحْسِنِی الْقَاضِی قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ الْعَبَّاسِ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ الْعَلَّافِ حَدَّثَنَا اَبُوْعُمَرَ الدَّوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ قُدَامَةَ الْجَزَرِیُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مَیْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَهْلُ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَاءِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔ ؎۱

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اہلِ بدعت اور اہلِ ہوا کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے اور اہلِ سنّت وجماعت کے چہرے سفید ہوں گے۔

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تین سندوں ؎۲ سے ذکر کیا ہے۔

غیر مقلد وہابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِی حَاتِمٍ وَ الْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ

ابن ابی حاتم اور خطیب نے ابن عباس سے (یوم تبیض وجوہ) کی تفسیر نقل کیا

؎۱ تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۷ صفحہ ۳۷۹ سطر ۶ تا ۱۱ ؎۲ دیکھیے تفسیر دُرِّ منثور جلد ۲ صفحہ ۶۳ سطر ۶ تا ۱۱

(یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ) وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَۃِ وَاَخْرَجَہُ اَلْخَطِیْبُ وَالدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَاَخْرَجَہُ اَیْضًا مَرْفُوْعًا اَبُوْنَصْرِنِ السِّجْزِیُّ فِی الْاِبَانَۃِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ [1]

ہے کہ سفید چہرے اہل سنت و جماعت کے اور سیاہ چہرے بدعتیوں اور گمراہوں کے ہوں گے اس حدیث کو خطیب اور دیلمی نے ابن عمر سے مرفوعًا بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح ابونصر سجزی نے ابانت میں ابوسعید سے بھی مرفوعًا نقل کیا ہے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کالا منہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت وجماعت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف راہ دکھاتا ہے کہ اے اہلِ اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے راستے کی بھیک مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہٰذا ہم اسی بات کو لازم پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر علماء وارثین اہلِ سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلاک ہو وہ دیدہ دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ یزید

[1] تفسیر فتح القدیر جلد ۱ ص۳۷۱ سطر نمبر ۷ تا ۹

سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ أَبُوْ خَالِدٍ وُلِدَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ ۔ [1]

بیٹا معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہے۔ کنیت اس کی ابو خالد ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں پیدا ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

قَدْ أَبْطَلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ وُلِدَ فِي الْعَهْدِ النَّبَوِيِّ [2]

یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی ہے۔

لہذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع (من گھڑت) قصہ ہے۔

عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم

عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

---

[1] تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۰ سطر ۱۵

[2] لسان المیزان جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ سطر ۱۷

لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ اُمَّتِیْ قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَوَّلُ مَنْ یَثْلِمُہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ۔ [1]

امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو گا۔ یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے والا پہلا شخص بنی اُمیہ سے ہو گا اور نام اس کا یزید ہو گا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر ۱ لیکن سند اس حدیث شریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ اَبُوْ یَعْلٰی فِیْ مُسْنَدِہٖ حَدَّثَنَا اَلْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَلْوَلِیْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیْ عَنْ مَکْحُوْل اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [2]

محدث ابو یعلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث سنائی حکم بن موسیٰ نے اُن کو ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے اور ان کو ابو عبیدہ بن جراح نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔
رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ مکحول کی ابو عبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی۔ [3]

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۱ سطر ۲۲، لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ تاریخ الخلفاء عربی سیوطی رضی اللہ عنہ ص ۱۳۲ سطر ۱ [2] د لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ [3] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۲ سطر ۱

حدیث نمبر۲

أَخْرَجَ الرُّوْيَانِيُّ فِي مُسْنَدِهٖ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ[1]

محدث رویانی نے اپنی مسند میں ابو درداء سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ دو ارشادِ گرامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور لکھنے والوں میں سے کون اس قابل ہے کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شرماؤ۔

---

[1] تاریخ الخلفاء عربی للسیوطی ص۱۴۳ سطر۳، صواعق محرقہ لابن حجر المکی ص۲۱۹ سطر۹

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ یَعْلٰی حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنِ مُعْرَبٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ثَنَا کَامِلُ اَبُوْ الْعَلَاءِ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ سَنَةِ سِتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَانِ[1]

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ (ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں کی حکمرانی سے۔

البدایۃ والنہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا ابوہریرہ یوں دُعا فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ رَأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَانِ۔

اے اللہ میں تجھ سے سن ساٹھ کی ابتدا اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ فَتَوَفَّاهُ لَهٗ سَنَةَ تِسْعٍ وَّخَمْسِیْنَ وَکَانَتْ وَفَاتُهٗ

پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

[1] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ۲۳۱ سطرا

مُعَاوِيَةَ وَوِلَايَةَ ابْنِهٖ سَنَةَ سِتِّيْنَ فَعَلِمَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بِوِلَايَةِ يَزِيْدَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ مِنْهَا لِمَا عَلِمَهٗ مِنْ قَبِيْحِ اَحْوَالِهٖ بِوَاسِطَةِ اِعْلَامِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَالِكَ ۔ ؎

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے کی حکومت سن ساٹھ میں ہوئی۔ پس ابوہریرہ نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ مانگی کیونکہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں بتادی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مذمت بھی ثابت ہوگئی اور ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہلِ مدینہ اور یزید

اَخْرَجَ الْوَاقِدِيُّ مِنْ طُرُقٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰى يَزِيْدَ حَتّٰى خِفْنَا اَنْ نُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ اَنَّ رَجُلًا يَنْكِحُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ ،

واقدی کئی سندوں سے اس روایت کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن غسیل کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اسوقت تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوگیا کہ اگر ہم نے اس کی

؎ صواعق محرقہ ص۲۱۹ سطر ۱۶ تا ۱۹

وَالْاَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَیَدَعُ الصَّلٰوۃَ۔ [۱]

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید امہات اولاد اور بنات واخوات سے نکاح کرنیوالا شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"۶۳ھ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہلِ مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرّار ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد مکہ میں جا کر ابنِ زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ کے باب طیبہ پر جنگ حرّہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیسے ہوا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔ بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا۔" [۲]

حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی سنیں۔ فرماتے ہیں:۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ اَنَّ

سائب بن خلاد کہتے ہیں کہ رسول اللہ

---

[۱] تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۴۲ اسطر ۱۴ تا ۱۶ [۲] تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۴۲ صواعق محرقہ عربی ص ۲۱۹

تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۴۲ اسطر ۲ تا ۱۱

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ
قَالَ مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ	کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ
ظُلْمًا اَخَافَهُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ	کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ	فرشتوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے
لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔
صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔ لہ	

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریف میں چار طریقوں سے نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ مدینہ کو خوف دلانے والے لعنتی کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

امام کبیر ابنِ جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ	محمد بیٹے جریر بیٹے یزید طبری کے جلیل القدر
اَلطَّبَرِيُّ الْاِمَامُ الْجَلِيْلُ الْمُفَسِّرُ	امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوجعفر ہے
اَبُوْجَعْفَرٍ ..... اَقْذَعَ اَحْمَدُ بْنُ	آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

لہ مسند احمد شریف جلد ۳ صہ ۵۵ سطر ۲۵

عَلِیِّ بْنِ السُّلَیْمَانِیِّ الْحَافِظِ فَقَالَ کَانَ یَضَعُ لِلرَّوَافِضِ کَذَا قَالَ السُّلَیْمَانِیُّ وَھٰذَا رَجْمٌ بِالظَّنِّ الْکَاذِبِ بَلْ اِبْنُ جَرِیْرٍ مِنْ کِبَارِ اَئِمَّۃِ الْاِسْلَامِ[1]

سلیمانی نے بد کلامی کی ہے۔ کہا ہے کہ ابن جریر رفیقوں کے لیے جھوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا ہی سلیمانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا ظن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

کَانَ مِنْ اَکَابِرِ اَئِمَّۃِ الْعُلَمَاءِ وَیُحْکَمُ بِقَوْلِہٖ وَیُرْجَعُ اِلٰی مَعْرِفَتِہٖ وَفَضْلِہٖ۔[2]

ابن جریر علماء کے بڑے بڑے اماموں میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَدُفِنَ فِیْ دَارِہٖ لِاَنَّ بَعْضَ الْحَنَابِلَۃِ وَرِعَاعَھُمْ مَنَعُوْا مِنْ دَفْنِہٖ نَھَارًا وَنَسَبُوْہُ اِلَی الرَّفْضِ وَالْجَھَلَۃُ مَنْ رَمَاہُ

آپ اپنے گھر میں دفن کئے گئے کیونکہ حنبلیوں میں سے بعض عوام ذلیل اور کمینوں نے آپ کو دن میں دفن نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

[1] لسان المیزان جلد ۵ صفحہ ۱۰۰ سطر ۸ تا ۱۸

[2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۵ سطر ۲۲

بِالْاِلْحَادِ وَحَاشَاہُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ [1]

کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ کو ملحد بھی کہا ہے آپ اِن تمام بہتانوں سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ الطَّبَرِيُّ الْاِمَامُ الْجَلِيْلُ الْمُفَسِّرُ اَبُوْجَعْفَرٍ ثِقَةُ الصَّادِقُ [2]

محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام جنبل مفسر ابو جعفر ثقہ اور صادق ہیں۔

یہ تھا بیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر روایات لوط بن یحییٰ ابو مخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو مخنف کو ائمہ جرح وتعدیل نے کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف یعنی دارقطنی کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔ [3]

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف وقال یحییٰ بن معین لیس ثبقتہ یعنی دارقطنی کہتے ہیں

[1] البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶ سطر ۲۴ [2] میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۸ [3] میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۲

کہ ابو مخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو مخنف پختہ راوی نہیں ہے۔[1]

حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اَکْثَرُہٗ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ مِخْنَفٍ لُوْطِ بْنِ یَحْیٰی وَقَدْ کَانَ شِیْعًا وَھُوَ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ عِنْدَ الْاَئِمَّۃِ وَلٰکِنَّہٗ اَخْبَارِیٌّ حَافِظٌ عِنْدَہٗ مِنْ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ مَا لَیْسَ عِنْدَ غَیْرِہٖ۔[2]

امام حسین کی شہادت کی روایات اکثر ابو مخنف سے ہیں اور وہ شیعہ تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور کو نہیں۔

ابو مخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ ہی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلّم ہے کہ ضعیف راوی کی روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنفی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں:

لَا یَخْفٰی اَنَّ السِّیَرَ تَجْمَعُ الصَّحِیْحَ وَالسَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْبَلَاغَ وَالْمُرْسَلَ وَالْمُنْقَطِعَ وَالْمُعْضَلَ دُوْنَ

یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم کی احادیث مقبول ہیں سوائے

[1] لسان المیزان جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ سطر ۴

الموضوع ۔ موضوع کے۔

اسی لیے تاریخ میں ابومخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیَّ اَتَنْكُتُ بِقَضِيْبِكَ فِیْ ثَغْرِ الْحُسَيْنِ اَمَا لَقَدْ اَخَذَ قَضِيْبُكَ مِنْ ثَغْرِهٖ مَاْخَذً الربما رأيت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْشُفُهٗ اَمَا اِنَّكَ يَا يَزِيْدُ تَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَابْنُ زِيَادٍ شَفِيْعُكَ وَ يَجِیْءُ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفِيْعُهٗ۔ ؎

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کا نام ابو برزہ تھا کہنے لگا تو اپنی چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔ تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر لگ رہی ہے کہ میں نے بارہا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو چوما کرتے تھے۔ اے یزید قیامت کے روز جب بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تیرا حامی صرف ابن زیاد ہوگا اور یہ حسین جب میدان قیامت میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفےٰ

؎ سیرۃ حلبیہ جلد ۱ ص سطر ۱۸

سلم شفیعہ لہ   صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت وجماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ پر صرف اور صرف اہل سنت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ عَنْ طَاعَتِهٖ وَخَلَعُوْهُ وَوَلَّوْا عَلَيْهِمْ اِبْنَ مُطِيْعٍ وَابْنَ حَنْظَلَةَ لَمْ يَذْكُرُوْا عَنْهُ وَهُمْ اَشَدُّ النَّاسِ عَدَاوَةً لَّهٗ اِلَّا مَا ذَكَرُوْهُ عَنْهُ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَاِتْيَانِهٖ بَعْضَ الْقَاذُوْرَاتِ لَمْ يَتَّهِمُوْهُ بِزَنْدَقَةٍ كَمَا يَقْذِفُهٗ بَعْضُ الرَّوَافِضِ بَلْ قَدْ كَانَ فَاسِقًا ۲

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر اطاعت سے نکل گئے اور اپنے اوپر ابن مطیع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر کر لیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو زندیق نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

لہ تاریخ طبری جلد ۵ صـ ۶۵۴ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد ۸ صـ ۱۹۳   ۲ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ ۲۳۲ سطر ۱۶ تا ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سُنّی شافعی کا عقیدہ

آپ لکھتے ہیں:۔

یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ الْاُمَوِیُّ رَوٰی عَنْ اَبِیْہِ وَعَنْہُ اِبْنُہٗ خَالِدٌ وَعَبْدُالْمَلِکِ بْنُ مَرْوَانَ۔ مَقْدُوْحٌ فِیْ عَدَالَتِہٖ وَلَیْسَ بِاَھْلٍ اَنْ یُّرْوٰی عَنْہُ۔[1]

یزید بیٹا معاویہ کا وہ بیٹے ابی سفیان کے یزید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا خالد اور عبدالملک بن مروان روایت کرتے ہیں۔ یزید معیوب اللسان ہے اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔

"معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردُود۔

یہ ہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قَالَ یَحْیٰی بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ غُنْیَۃَ اَحَدُ الثِّقَاتِ ثَنَا نَوْفَلُ بْنُ اَبِیْ عَقْرَبٍ ثِقَۃٌ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ

یحیٰی بن عبدالملک بن ابی عتبہ جو کہ راوی پختہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا نوفل بن ابی عقرب نے" وہ بھی راوی پختہ ہے" کہ میں عمر بن عبدالعزیز

[1] لسان المیزان جلد ۶ صہ ۲۹۳

فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ فَقَالَ عُمَرُ تَقُوْلُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ وَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا۔[1]

کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید کو امیر المومنین کہہ دیا، عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ یزید کو امیر المومنین کہتا ہے پس آپ کے حکم سے اس شخص کو بیس کوڑے مارے گئے۔

معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ مَقْدُوْحٌ فِیْ عَدَالَتِهٖ لَیْسَ بِاَهْلٍ اَنْ یُّرْوٰی عَنْهُ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّرْوٰی عَنْهُ۔[2]

یزید بن معاویہ معیوب انسان ہے اس لائق نہیں کہ اس سے روایت لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سے روایت نہیں لینی چاہیئے۔

یزید کے شیدائیوں کو کچھ شرم چاہیئے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

---

[1] تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صـ ۳۶۱

[2] میزان الاعتدال جلد ۴ صـ ۴۴۰

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سُنّی شافعی کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں صہ ۳۱۳ سے صہ ۳۷۱ تک تقریباً ۲۲۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

فَاِنْ قِیْلَ فَهَلْ یَجُوْزُ اَنْ یُّقَالَ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ لَعَنَهُ اللّٰهُ اَوِ الْاٰمِرُ بِقَتْلِهٖ۔ لَعَنَهُ اللّٰهُ؟ قُلْنَا الصَّوَابُ اَنْ یُّقَالَ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ اِنْ مَاتَ قَبْلَ التَّوْبَةِ لَعَنَهُ اللّٰهُ لِاَنَّهٗ یَحْتَمِلُ اَنْ

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز ہے، ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

يَمُوْتَ بَعْدَ التَّوْبَةِ۔ [1]

کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا ورنہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابو شکور سالمی محمد بن عبد السعید بن شعیب کشی [2] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بَيْعَةُ الصَّحَابَةِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَتَّفِقْ عَلٰى يَزِيْدَ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيْرٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَتَّفِقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنْ إِمَامًا عَادِلًا فَصَحَّ بِهٰذَا أَنَّ الْحُسَيْنَ لَمْ يَكُنْ بَاغِيًا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْ جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى يَزِيْدَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ لِأَنَّهٗ كَانَ إِمَامًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی اور دیگر بہت سارے اہلِ بیعت متفق نہیں ہوئے لہذا یزید امام عادل نہ تھا اور یہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

[1] احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ سطر ۹۔ مطبوعہ مصر [2] یہ بزرگ سیدنا آقا و مولیٰ داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ہیں۔

لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَجُوْزُ لِاَنَّهٗ كَفَرَ بِاللّٰهِ حَيْثُ اَجَازَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ وَرَضِيَ بِذَالِكَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَنَّ يَزِيْدَ لَمْ يَامُرْهُمْ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ بِطَلَبِ الْبَيْعَةِ اَوْ بِاَخْذِهٖ وَحَمْلِهٖ اِلَيْهِ فَهُمْ قَتَلُوْهُ بِغَيْرِ اَمْرِهٖ وَمَا رَضِيَ بِذَالِكَ وَالْاَصَحُّ اَنْ نَقُوْلَ بِاَنَّ يَزِيْدَ لَوْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ اَوْ رَضِيَ وَ اَجَازَا وَجَوَّزَ اللَّعْنَ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ وَاِلَّا فَلَا وَكَذَالِكَ قَاتِلُهٗ لَا يَكْفُرُ مِنْ غَيْرِ اِسْتِحْلَالٍ لَهٗ[1]

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ لعنت بر یزید جائز ہے کیونکہ وہ منکر خدا ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو کہا تھا لیکن قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر ایسا نہیں تو لعنت جائز نہیں اور یہی حکم آپ کے قاتل کا ہے۔

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوْا عَلٰى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى مَنْ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور

[1] تمہید ابو شکور صـ۱۶۱

قَتْلَهُ اَوْ اَمَرَ بِهِ اَوْ اَجَازَهُ اَوْ رَضِیَ بِهٖ۔ وَالْحَقُّ اَنَّ رِضَا یَزِیْدَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاسْتِبْشَارَهٗ بِذٰلِکَ وَاِهَانَةَ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَاِنْ کَانَ تَفَاصِیْلُهَا اٰحَادً فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِیْ شَانِهٖ بَلْ فِیْ اِیْمَانِهٖ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ [1]

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق بات یہ ہے کہ یزید کا قتلِ حسین سے راضی ہونا اور خوشی منانا اہلِ بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنا اگرچہ اخبار احاد سے ثابت ہے لیکن تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور ساتھی ہیں۔

شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے ہیں ۔

قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ اِکْفَارِ یَزِیْدَ فَقِیْلَ نَعَمْ لِمَا وَقَعَ مِنْهُ مِنَ الْاِجْتِرَاءِ عَلَی الذُّرِّیَّةِ الطَّاهِرَةِ کَالْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اس کے کفر کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر ایسی بڑی جراٗت کی ہے کہ سیدنا حسین

[1] شرح العقائد ص ۱۳۷ ۔

وَمَا جَرٰی مِمَّا یَنْبُوْ عَنْ سِمَاعِہٖ الطَّبْعُ وَیَصِمُّ لِذِکْرِہٖ السَّمْعُ وَقِیْلَ لَا اِذْ لَمْ یَثْبُتْ لَنَا عَنْہُ تِلْکَ الْاَسْبَابُ الْمُوْجِبَۃُ لِلْکُفْرِ وَحَقِیْقَۃُ الْاَمْرِ اَنَّ الطَّرِیْقَۃَ الثَّابِتَۃَ الْقَوِیْمَۃَ فِیْ شَانِہٖ التَّوَقُّفُ فِیْہِ وَرَجْعُ الْاَمْرِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ [1]

رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی سلیم طبع انسان سُن نہیں سکتا اور بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں کیونکہ جو اسباب موجبِ کفر ہیں وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات یہی ہے کہ انسان اس کے بارے میں خاموش رہے اور اُس کا انجام خُدا کے سُپرد کرے۔

علامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح شرحِ العقائد میں فرماتے ہیں:۔

بَعْضُھُمْ اَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَیْہِ مِنْھُمْ اِبْنُ الْجُوْزِیِّ الْمُحَدِّثُ وَصَنَّفَ کِتَابًا سَمَّاہُ اَلرَّدُّ عَلَی الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِیْدِ الْمَانِعِ عَنْ ذَمِّ یَزِیْدَ وَمِنْھُمُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْھُمُ الْقَاضِیْ اَبُوْ یَعْلٰی [2]

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز رکھا ہے جو علماء یزید کو ملعون کہتے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے ذی شان محدث ابن جوزی بھی ہیں انہوں نے اُس کے متعلق کتاب لکھی ہے جس کا نام "الردعلی المتعصب العنید عن ذم یزید" ہے اور ان ہی

[1] المسامرہ صفحہ ۳۱۶ [2] نبراس صفحہ ۵۵۳

علماء میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں
اور قاضی ابو یعلیٰ بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظِ حدودِ شریعت میں بڑے متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

اُخْتُلِفَ فِیْ اِکْفَارِ یَزِیْدَ قِیْلَ نَعَمْ یَعْنِیْ لِمَا وَرَدَ عَنْہُ مَا یَدُلُّ عَلٰی اِکْفَارِہٖ مِنْ تَحْلِیْلِ الْخَمْرِ وَمِنْ تَفَوُّھِہٖ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ۔ اَنِّیْ جَازَیْتُھُمْ لِمَا فَعَلُوْا بِاَشْیَاخِ قُرَیْشٍ وَصَنَادِیْدِھِمْ فِیْ بَدْرٍ لہٗ

یزید کے کُفر میں اختلاف ہے جو کچھ اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے کُفر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہلِ بیت کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے وڈیروں کے ساتھ میدان بدر میں کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں :۔

مَا تَفَرَّدَ بِہٖ بَعْضُ الْجَھَلَۃِ مِنْ

بعض جاہل جو یہ لکھتے ہیں کہ امام حسین

لہٗ شرح الفقہ الاکبر ص۸۳ مطبوعہ مصر)

اَنَّ الْحُسَیْنَ کَانَ بَاغِیًا فَبَاطِلٌ عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَلَعَلَّ ھٰذَا مِنْ ھَذَیَانَاتِ الْخَوَارِجِ عَنِ الْجَادَۃِ۔ [1]

رضی اللہ عنہ باغی تھے سو یہ بات اہلسنت کے نزدیک بالکل باطل ہے (یعنی یہ کسی اہلِ سنّت کا قول نہیں) یہ صرف خارجیوں کا بذیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنّت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بناپر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْقَوْلِ وَمِنْ ھٰذَا الْاِعْتِقَادِ۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منوّرہ سے چند لوگ اس کے پاس شام میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تارک الصلوٰۃ ہے۔ زانی ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

[1] شرح الفقہ الاکبر ص ۲، مطبوعہ مصر

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ **حضرت حسین اور اھل بیت** رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہل بیت کی اہانت اور ذلت کے واقعات تواتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا از راہ تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۰ [1]	وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں اور خدا نے ان کے لیے دردناک

[1] سورۂ احزاب آیت نمبر ۵۷

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اس نے توبہ کرلی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر اُمت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بدبخت نے جو کارہائے بد سر انجام دیئے ہیں، امتِ رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہلِ مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقیماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دُنیا سے رُخصت ہو گیا، اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہلِ ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پائمال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ ومامون رکھے اور دُنیا وآخرت میں اہلِ بیت کے مشرب ومسلک پر رکھے۔ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَبِسُنَّتِهٖ وَكَرَمِهٖ وَهُوَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۔[1]

شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا نچوڑ ہے۔ یہ مسلک اور مشرب اہل سنّت وجماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنّت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسلک پر قائم رکھے۔

اُمّتِ مُسلمہ میں اختلاف

اُمّتِ مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر ولعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافر یا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں۔ بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر ولعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسلک اہل سنت وجماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائے زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام "رشید ابن رشید امیر المومنین یزید رضی اللہ عنہ" ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

---

[1] تکمیل الایمان اردو ص۱۸۰، ۱۷۹۔

ابنِ تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابنِ تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابنِ تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابنِ تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابنِ تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابنِ تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابنِ تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

اِنَّهُ جَهَّزَ بِاَحْسَنِ الْجِهَازِ وَاَرْسَلَهُمْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لٰكِنَّهُ مَعَ ذٰلِكَ مَا انْتَصَرَ لِلْحُسَيْنِ وَلَا اَمَرَ بِقَتْلِ قَاتِلِهِ وَلَا اَخَذَ بِثَارِهِ۔ ؎

یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے پسماندگان کو خوب سروسامان دے کر ان کو مدینہ شریف بھیج دیا باوجود اس کے اس نے حسین کی کوئی حمایت نہ کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا۔

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابنِ تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیّد نا امام اعلیٰ مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرّک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

؎ منہاج السنہ ص ۱۴۹ جلد ۲

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیر خواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں۔ لیکن قوائد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ ما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہٰذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں:۔

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ عُمَیْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِیْهِمْ قَالَ اَنْتِ فِیْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ۔

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سُنائی اُم حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ پہلا لشکر میری اُمت کا جو غزوہ بحر لڑے گا ان پر جنت واجب ہے۔ اُم حرام کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اُن میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اُن میں سے ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت

کا پہلا لشکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے
گا وہ بخشے ہوئے ہیں [1]

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور یزید اس لشکر کا سالار تھا لہٰذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے ہیں تو مذہب حقہ اہل سنت وجماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۱۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل وحقیر انسان ہے جو ذکر کے قابل ہی نہیں۔

[1] بخاری شریف جلد ۱ ص ۴۰۹

جواب نمبر ۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

مامن عام الاوخص منہ البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:

وَلَا يَلْزَمُ مِنْ دُخُوْلِهٖ فِيْ ذَالِكَ الْعُمُوْمِ اَنْ لَا يَخْرُجَ بِدَلِيْلٍ خَاصٍ اِذْ لَا يَخْتَلِفُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ مَشْرُوْطٌ بِاَنْ يَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتّٰى لَوِ ارْتَدَّ وَاحِدٌ مِمَّنْ غَزَاهَا بَعْدَ ذَالِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ ذَالِكَ الْعُمُوْمِ اِتِّفَاقًا فَدَلَّ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ مَغْفُوْرٌ لِمَنْ وُجِدَ شَرْطُ الْمَغْفِرَةِ فِيْهِ مِنْهُمْ [1]

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم مشروط ہے مطلق نہیں ہیں وہ یہ کہ مغفور لہم وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

[1] فتح الباری جز ۱۱ صہ ۹۲ مطبوعہ نولکشور۔ انڈیا

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ جیشِ قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدّثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے:
مَنْ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جو انسان زبان سے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے وہ جنّتی ہے۔

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا قادیانی کی اُمّت کا فرکیوں؟ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے ہی ہوں گے لیکن پھر بہتّر فرقے جہنمی ہوں گے، معلوم ہوا کہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے کا جنّتی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق جو ہمیں میسّر ہوا وہ ہدیۂ ناظرین کر دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ مختصر انشاء اللہ کافی اور وافی ثابت ہوگا اور اہل عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سُود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنّت کی پوری دنیا میں سے کسی مسلّم شخصیت کا یزید کو رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام ہم سے حاصل کریں۔

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پُرکشش انداز میں بڑھتی جارہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت ازحد ضروری ہے۔ ہر دردمند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُرزور اپیل ہے کہ خدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمایئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب وعجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی، جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب	جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ومن اصدق من اللہ حدیثا ۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن للہذا خدا کیلیے سکتا کہنا بے دینی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی ۔(تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی)	خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔ اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔ یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔وہ واجب ہیں۔نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کئے۔ (قرآن کریم)

اسلامی عقائد	دیوبندی عقائد
خدائے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے۔نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔اس کو دیوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔(کتب علم کلام)	(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔(ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)
خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم مانے بے دین ہے۔(عام کتب عقائد) دیوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟	(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔جب بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔(بلغۃ الحیران صفحہ ۵۷) زیر آیت الا علی اللہ رزقھا کل فی کتب مبین۔(مصنفہ مولوی حسین علی صاحب بھچرانوالہ شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)
خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراتی، مذاتی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ ہی معنی حدیث نے	(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔(تحذیر الناس مصنفہ

اسلامی عقائد		دیوبندی عقائد
بیان فرمائے جواس معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔(جیسے قادیانی اوردیوبندی)		مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)
کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی وعملی میں نبی کے برابر نہیں ہوسکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جَو خیرات کرنا ہمارے صدہا من سونا خیرات کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔(حدیث)		(۶) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)
رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اوراس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیرآبادی)		(۷) حضور علیہ السلام کا مثل ونظیر ممکن ہے۔(یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)
حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اوراگر بہ نیت حقارت ہو تو کفر ہے۔(قرآن کریم) یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔		(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)	نسبت خود بہ سگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی است جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الٰہی میں بڑے عالم ہیں۔
(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)	حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔
(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آگیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔
(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عند الله وجيها۔ پھر فرماتا ہے۔ وَلِلّٰهِ العزة ولرسوله وللمؤمنين ۔ (المنافقون:۸) نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے، ذلیل ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جسمیں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضرو ناظر)
(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جارہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔آپ دعا فرمائیں گے۔رب سلم (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت	حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جورو سے تعبیر نہ دے گا۔یہ حضرت صدیقہ رضی

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔(رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)	اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں کو جورو سے تعبیر دی جائے۔

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہئے۔حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات،سب کی اہانت کی گئی۔اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کردیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔



(۱) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

دعا بعد از نماز جنازہ

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

ہاتھ پاؤں چومنا شرک وحرام یا سنت صحابہ؟

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی